REGD. NO. P-67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

THE WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۳

شمارہ

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب: فیض احمد گجراتی

شرح چندہ: سالانہ ۔/۱۲ روپے، ششماہی ۔/۶، ممالک غیر ۔/۱۸

فی پرچہ: ۱۵ نئے پیسے

۲۳ شہادت ۱۳۴۳ھ ش	۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ	۲۳ اپریل ۱۹۶۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

قادیان ۱۲ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے سب بچے خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں محترمہ بیگم صاحبہ کی ناک کی بندش کی تکلیف بدستور ہے۔ گو پہلے سے کمی ہے مگر پھر بھی ابھی یہ تکلیف کافی حد تک باقی ہے محترم صاحبزادہ مرزا سلمہ کی اپنی عام صحت اچھی ہے البتہ چند دنوں سے چکر آنے کی تکلیف پھر زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سلسلہ کے مقدس خاندان کے دونوں بابرکت وجودوں کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی بڑھ چڑھ کر توفیق دے۔ آمین۔

(قسط ۲)

مرکز اسلام مکہ مکرمہ سے روح پرور مکتوب گرامی

سفر حج کے ایمان افروز حالات

(از مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن)

ہمارا پہلا عمرہ

چونکہ ہم جلدی سے احرام سے نکلنے عمرہ کر کے احرام کھولنا تھا۔ اس لئے اسی وقت یعنی تقریباً ½۹ بجے شب ہم سب تیار ہو کر معلم صاحب کی معیت میں عمرہ کی نیت کر کے گھر سے چل پڑے۔ اللّٰھم انی ارید العمرۃ فیسرھا لی و تقبلھا منی۔ اور اسی طرح تلبیہ لبیک اللّٰھم لبیک۔ لبیک لا شریک لک لبیک۔ ان الحمد و النعمۃ لک والملک لا شریک لک اور دعائیں کرتے ہوئے حرم شریف میں داخل ہوئے۔ حرم شریف معلم صاحب کے مکان سے بالکل قریب ہے۔ خانہ کعبہ کو جاتے ہوئے پہلے باب السلام سے یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوئے رب ادخلنی مدخل صدق و اخرجنی مخرج صدق و اجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ و قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ بعد ازیں طواف کی یہ نیت کی گئی حجر اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر یہ نیت کرتے ہیں۔ اللّٰھم انی ارید طواف بیتک المحرم فیسرہ لی و تقبلہ منی سبعۃ اشواط للّٰہ تعالیٰ عز و جل حجر اسود کا بوسہ لے کر طواف شروع کئے جاتے ہیں۔ طواف کے سات چکر ہوتے ہیں۔ ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعا ہے۔ یہ دعا حجر اسود سے لے کر رکن یمانی تک پڑھی جاتی ہے۔ سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ اللّٰھم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و وفاء بعھدک و اتباعا لسنۃ نبیک و حبیبک محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدین و الدنیا والاخرۃ والفوز بالجنۃ و النجاۃ من النار۔

رکن یمانی کے پاس پہنچ کر وہاں سے رکن یمانی کو چھو کر منہ پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے۔ بعد ازاں یہ دعا پڑھی جاتی ہے حجر اسود تک ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار و ادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العالمین۔ حجر اسود تک پہنچ کر کھڑے رہ کر یہ پڑھی جاتی ہے۔ بسم اللّٰہ اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد بعد ازیں حجر اسود کو بوسہ دیا جاتا ہے اسی طرح سات چکر کرنے کے بعد ملتزم کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگی جاتی ہے بعد ازیں میزاب رحمت کے پاس بھی دعا کی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں مقامات کے پاس دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔ بعد ازیں مقام ابراہیم کے پاس بھی دعا کی جاتی ہے۔

دعائیں

ہم نے ان تینوں مقامات پر خوب دعائیں کیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کاملہ اور عمر درازی کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد خاندان کی خیر و عافیت، صحت و سلامتی کے لئے نیز جماعت کے مبلغین و تبلیغ کے لئے، قادیان کے درویشان کے لئے اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پھر اسلام و احمدیت کی ترقی و غلبہ کے لئے، نیز اپنے اور اپنے افراد خاندان و رشتہ داروں کے لئے، جماعت احمدیہ حیدرآباد۔ چنتہ کنٹہ۔ سندھ مالا یادگیر کے لئے اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد بشر کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سب کے حق میں قبول فرمائے۔ زمزم کے چشمہ پر جا کر خوب پانی پیا۔

اس کے بعد ہم نے صفا مروہ کے سات چکر (سعی) لگائے۔ ان ساتوں چکروں کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں۔ طوالت کی وجہ سے طواف و سعی کی دعائیں نہ لکھی گئیں۔ بعد ازیں ہم مردوں نے اپنے سروں کو منڈوایا اور مستورات نے اپنا چوٹیوں کے بعض بالوں کو کتروایا۔ یہ سب تکمیل کر کے ہم نے تقریباً رات کے بارہ بجے مقام پر پہنچ کر احرام کھولا اور کھانا کھایا اور رات آرام سے سو گئے۔ ایک تو سفر کی تھکاوٹ تھی دوسرا طواف و صفا مروہ کے چکر کی وجہ سے ہم تھک گئے تھے۔

اب تو مکہ شریف میں گہما گہمی ہے حرم شریف میں ۲۴ گھنٹے آدمیوں کی آمد و رفت، اور تلاوت قرآن مجید، ذکر الٰہی درود شریف میں لوگ مصروف رہتے ہیں۔

حاجیوں کے مکہ شریف میں آنے کے بعد سوائے اس کے اور کوئی کام نہیں ہوتا کہ وہ کھانا کھانے کے بقیہ اوقات حرم شریف میں گزاریں ہم بھی بفضل خدا صبح شام طواف کر رہے ہیں۔ اکثر اوقات حرم شریف میں گزارتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ یہاں سے مورخہ ۲۱ اپریل کو مدینہ منورہ جاویں گے۔

مکہ مکرمہ

مکہ شریف ایک بہت بڑا شہر ہے جس میں نہایت ہی عمدہ قسم کی اونچی اونچی سات سات منزلہ عمارتیں بنی ہوئی ہیں۔ لائٹ وغیرہ کا بہت معقول انتظام ہے۔ البتہ پانی کی تھوڑی سی قلت محسوس ہوتی ہے۔ سقے افراد گھروں پر پانی لا کر سپلائی کرتے ہیں۔ سڑکیں نہایت ہی کشادہ آمد و رفت کی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ راستوں پر جابجا ٹیوب لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ جو شہر کی زینت کو دوبالا کرتی ہے۔ دکانیں بھی بہت اعلیٰ قسم کی اور ہمہ اقسام کے مالوں سے بھری رہتی ہیں۔ امریکہ۔ برطانیہ چین و جاپان کے ہر قسم کے مال بہت سستے داموں فروخت ہوتے ہیں۔ اکثر حاجی جو مکہ شریف آتے ہیں خریدا کرتے رہتے ہیں۔ مکہ شریف کے اطراف و اکناف میں پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔ خانہ کعبہ نشیب میں ہے۔ یہ شہر کا اکثر حصہ بلندی و پہاڑی پر واقع ہے۔ یہاں پر ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ مکہ شریف کے اکثر نوامی طبقہ کی حالت اچھی ہے۔ امیرانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ عوام کے لباس و تہذیب و تمدن سے اسلامی جھلک نظر آتی ہے۔ البتہ گفتگو بڑے ہی کرخت لہجہ میں بولتے ہیں۔ آواز نہایت ہی سہانی اور پیاری معلوم ہوتی ہے۔ خاص کر مطوفین اور شیخ کو نہایت ہی عمدہ طریق سے ادا کرتے ہیں۔ ہم بالکل ویسا ادا نہیں کر سکتے۔ دکاندار بات بات پر غصہ ہو جاتے ہیں اللہ وکیل کہہ کر گاہکوں کو اپنا گرویدہ بنا کر خوب پیسے بٹورتے ہیں۔

خانہ کعبہ

خانہ کعبہ کی تعمیر جو سعودی حکومت نہایت اعلیٰ پیمانہ پر کروا رہی ہے۔ حرم شریف کو بہت وسیع اور کشادہ کیا جا رہا ہے آجکل ساری دن رات علیحدہ تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۹ پر)

منشی صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر بدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۳ر اپریل ۱۹۶۴ء

پیغامِ اجتماعیت

آج سمندر۔ تصور باگیں ترطوا تر ادا کر عرب کی اس مقدس سرزمین کی طرف پروانہ کشاں ہے جہاں آفاق و اطرافِ ارض سے لاکھوں لاکھ عشاق جمع ہو کر کفنیاں پہنے ہوئے زبانِ حال سے بارگاہِ ایزدی میں اقرار کر رہے ہیں کہ اے ہمارے خدا ہم تیرے ہر حکم کے آگے سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے آج حاضر ہیں۔ اس مقام پر جہاں ابوالانبیاء نے دنیا کی بے نظیر قربانی پیش کی تھی۔ جہاں حضرت ابراہیم نے تیرے حکم کے سامنے ایسی اطاعت گذاری کی ایک مثال بن گئی۔ جہاں خلیل اللہ نے اپنی بیوی اور بچے کو تیرے نام پر صدقہ کر دیا تھا۔ آج مشرق و مغرب، شمال و جنوب کے لاکھوں لوگ گویہ شہادت دے رہے ہیں۔ اور اس مرکزی حقیقت کو دیکھ کر اپنے دلوں کو یقین سے لبریز کر رہے ہیں کہ خدا کی اطاعت میں جو قربانی کی جاتی ہے وہ کبھی ضائع نہیں جاتی۔ اور وہ قربانی جس میں عقل نہیں بلکہ عشق اور جنون کا جذبہ کار فرما ہو وہ ایسا شجرہ کا بن جاتی ہے جس کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی ہیں اور ٹہنیاں آسمان کو چھوتی ہیں۔

وہ سرزمینِ عرب جس کی بنجر پن اپنی نظیر نہیں رکھتا جس کو پار رشید گاہ کی تو شناما پایا ہے۔ وہ تپتی ہوئی ریت کا خشکہ۔ وہ جھلسی ہوئی خشک پہاڑیوں کا قطعہ ارض۔ وہ ... اور اداسیوں کا علاقہ — آج یقیناً اپنے سینے میں ... کے جذبات ... ایک ایسا تلاطم برپا سمجھتا کے ساتھ جھوم رہا ہوگا۔ یہ دیکھ کر ہزاروں سال قبل حضرت ابراہیم نے اس میں اپنے جذبات کا جو خون بہایا تھا وہ آخر رنگ لا کر رہا۔

اے مقدس سرزمینِ عرب! خوش سے خوشا کہ تجھے جمع مٹی کے حق حاصل ہے ذرے یوں وہ صدی قبل جس ذر یتیم احمد نے دیا تھا اس نے تجھے اتنی برکت بخشی دی ہے کہ آج دنیا کے کروڑوں مسلمان شبیح و مسا تیری عظیم تر مرکزیت کا تصور باندھ کر اپنے رب العرش کے حضور سجدہ کناں ہوتے ہیں اور آج ... دیکھ کر دل کو ... لاکھوں عشاق کس فریفتگی کس انقیاد کس والہانہ پن اور کس انداز خود سپردگی کے ... تیری سنگلاخ ریگزاروں پر نقوش پا کو تلاش کر رہے ہیں۔ جہاں دنیا کے محسنِ اعظم کا گذر ہوا تھا۔ جہاں رسول اللہ نے اپنی زندگی ... تریسٹھ سال گذارے تھے۔ جہاں مظلومیت نے اپنی معراج پائی اور پھر جہاں ... نے اپنی ہیبت و جبروت

کی جلالی شان بھی فتحِ مکہ کی صورت میں دکھائی مگر وہ جلالی شان زمین پر نازل ہوتے ہوئے چاند کی کرنوں سے بھی ٹھنڈی ہو کر لا تثریب علیکم الیوم کی عفو بھری صداؤں میں تبدیل ہو گئی۔

اے مکہ کی مقدس سرزمین! دیکھ! کہ لاکھوں غلامانِ محمدؐ تیرے ان مقامات کی زیارت کرنے آئے ہیں جنہوں نے اپنی عظمتوں کے ساتھ تاریخ اسلام کے اوراق کو زینت بخشی ہے۔ وہ مقامات جہاں بلال کو تپتی ہوئی ریت پر ننگے جسم لٹایا جاتا تھا۔ جہاں غریب اور مفلوک الحال صحابہ کو گرم پتھروں پر سے گھسیٹا جاتا تھا۔ جہاں حق و باطل کے بے شمار معرکے ہوئے۔ جہاں حسن و ... نے عشق کو گرمیاں بخشیں جہاں کی ریت اور پتھر صحابہ کے خون پی پی کر سیراب ہوئے ہیں۔ دیکھ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ، درباردار، سردار اور کجکلاہ تیرے انہی مقاماتِ مقدسہ پر سرِ نیاز جھکا کر احترام و عقیدت کے پھول نچھاور کر رہے ہیں۔

اے غارِ حرا! دیکھ کس عالم بے خودی میں باچشمِ پر نم ہزاروں ہزار مخلوقِ خدا تیری عظمتوں کا اعتراف کرنے کے لئے پہاڑی پر چڑھ رہی ہے۔ وہ دیکھنا چاہتی ہے اس روح افزا کیفیت کو جو اقرأ باسم ربک الذی خلق کے نزول کی ساعتوں میں وارد ہوئی تھی۔ وہ تیرے اندر ان انوار و لمعاتِ نبوی کی تلاش کرنا چاہتی ہے جو محمد عربیؐ کی اور مدنی کی صحبت نے قیامت تک کے لئے تیرے ذرّے ذرّے میں سمو دیئے ہیں۔

اے صفا و مروہ کے ٹیلو اور فرزندو! لاکھوں لوگ اپنی سماعت کو رویت میں بدلنا چاہتے ہیں۔ وہ تمہاری زیارت کے لئے ہزاروں روپیہ کے صرفِ کثیر سے آتے ہیں تم سے درس حرکت و عمل و سعی لینے کے لئے کہ کس طرح انسان کی تینوں اصناف مرد۔ عورت اور بچہ (حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت ہاجرہؓ۔ حضرت اسمٰعیلؑ) حکم خداوندی کے سامنے اپنی گردنیں خم کر کے محبتِ خداوندی کو جذب کرتی ہیں اور عزت و دوام پاتی ہیں!

اور اے مدینہ منورہ کی خوش بخت اور محترم سرزمین! دیکھ ہزاروں حزاںِ عقدام محو و شیدائی رسول اللہ صلعم اپنے محبوب کی آخری آرامگاہ کی طرف آنسو بہاتے ہوئے بڑھ رہے ہیں۔ وہ تیرے ماحول میں رسول اللہ کی خوشبوئیں سونگھ کر اپنے مشامِ جاں کو معطر کر رہے ہیں۔ ان کے تصوراتِ عشق و محبت روضۂ اقدس کی جالی کے اندر خوابیدہ نور سے منور و مخمور ہو رہے ہیں۔ کتنے خوش نصیب اور بخت رسا ہیں وہ لوگ۔

اے مقدس سرزمینِ عرب! جو آج تیرے وسیع تر علاقوں میں پھیلے ہوئے شعائر اللہ کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں۔ کتنی قابلِ رشک ہیں وہ ہستیاں جو آج اسلام کے ایک اہم اور آخری رکن کی بجا آوری میں معروف ہوں گی۔ لبیک اللھم لبیک اللھم کی عاشقانہ اور فرمانبردارانہ صداؤں سے تیرے کرہ و دامن گونج رہے ہوں گے۔ اے مرجعِ خالیان! تیرے تقدس کے زبان اور تیری علویت کے صدقے۔ آج دیکھ کہ کالی گوری زرد اور سرخ اقوام کس طرح سینے سے سینہ ملائے کھڑی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے قطعیت ... تیرے گلی کوچوں میں برکت حاصل کر رہی ہیں۔ آج ان سب نے ملک و قوم رنگ نسل اور زبان و بیان کے فرق کو مٹا دیا ہے۔ آج کوئی یوروپین نہیں رہا۔ آج کسی کو کسی قوم کی برتری اور تفوق حاصل نہیں ہے۔

آج وہ سب ایک ہیں۔ آج وہ تمام یکساں اور یک زبان ہیں۔

اے عظیم تر مرکزِ اجتماعیت بلند آج ان لاکھوں اسلامیانِ عالم کے دلوں کو جھنجوڑ کر ان میں احساسِ یکرنگی پیدا کر دے۔ لبیک النبی جہاں حج کی توفیق نصیب ہوئی ہے ان کے سینوں کو چاک کر کے ان میں روحِ حج پھونک دے۔ انہیں بتا دے کہ یہ حج کوئی رسم نہیں ہے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ ایک پیغامِ اجتماعیت ہے اور ایک تکمیلِ اجتماعیت ہے جو تمہارے نماز کو اور زکوٰۃ کی اجتماعیت کی آخری اور مکمل کڑی ہے تم یہاں رسوم کی ادائیگی کیلئے نہیں آئے۔ تم یہاں کی اینٹوں پتھروں اور پہاڑیوں کو دیکھنے کیلئے نہیں آئے بلکہ تم اسلئے آئے ہو کہ تم بچشم خود اسلامی اجتماعیت کا نظارہ دیکھو کہ جو ابد تک کے سامان مہیا کرو تم خدائے واحد کے پرستار رہو تم ایک ہی رسول کے کلمہ گو ہو تو ایک ہی مرکز ہے۔ جبھی تم سب کا نسبت بیتی ہے ایک ہی۔ اور وہ ہے دنیا میں توحید کا قیام یعنی اسلامی پیغام کی تبلیغ۔

اے خوش بخت گروہِ حجاج! تم نے مشرق و مغرب کا سنگم دیکھا ہے۔ تم نے شمال و جنوب کا نقطۂ مرکزی دیکھا ہے۔ تم نے عالمِ اسلام کا مرکزِ اجتماعیت دیکھا ہے۔ اور تم نے وہ مقدس ترین مقام دیکھا ہے۔

(باقی صفحہ پر)

مصیبت زدگان کی امداد کیلئے

احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

کلکتہ اور صوبجات بہار واڑلیسہ ... کے بعض مقامات میں جو حالیہ فسادات ہوئے ہیں اُن سے بہت سے احباب جماعت احمدیہ بھی متاثر ہوئے ہیں۔ مرکز میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوا ہے کہ بہت سے مخلص اور معزز احمدی دوست گھر سے بے گھر ہو گئے ہیں اور سب کار وبار وغیرہ بند ہو جانے کے باعث اپنی جانوں کو لے کر ریلیف کیمپوں میں سخت بے سر و سامانی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے انہیں حالات کا فوری علم ہونے پر ابتداء میں کچھ امداد کی گئی ہے۔ بعد ازاں مرکز میں حالات کا قدرے تفصیلی علم ہونے پر اگرچہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے معمولی وقتی امداد ارسال کی گئی ہے۔ لیکن متاثرہ احباب کے پریشان کن حالات کے تقاضہ کے پیشِ نظر ابھی مزید کافی امداد کی ضرورت ہے۔ اس غرض کے لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے چندہ ریلیف فنڈ کی ایک مد کھولی کر احباب جماعت میں اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی حسبِ استطاعت امداد کرنے کی تحریک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سو جملہ احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ جہاں وہ اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کی سلامتی اور مصیبت سے نجات پانے کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں وہاں اُن پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ خود تنگی برداشت کر کے بھی اس مصیبت کے وقت ان کی امداد کے لئے بمد "ریلیف فنڈ" زیادہ سے زیادہ چندہ بھجوائیں تا ان بے سر و سامان مصیبت زدہ بھائیوں کی خاطر خواہ امداد کا انتظام کیا جا سکے نظارت ہذا کی یہ تحریک دوستوں کو عید الاضحیہ سے دو تین روز قبل ملے گی۔ اس موقعہ پر دوست خود تصور فرمائیں کہ وہ تو اپنے بال بچوں میں عید منا رہے ہونگے لیکن اُن کے کچھ مصیبت زدہ بھائی کیمپوں میں مصیبت اور پریشانی کی حالت میں پڑے ہوں گے

سو دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی مصیبت کا صحیح احساس کرتے ہوئے فوری طور پر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام چندہ "ریلیف فنڈ" میں حسبِ توفیق زیادہ سے زیادہ رقوم بھجوا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور عند اللہ ماجور ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین۔

ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبہ عید الاضحیٰ

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کرنا چاہا

(لیکن)

خدا تعالیٰ نے اسے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا

عید الاضحیٰ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کر سکتی ہیں جو عملاً قربانی کرنے کی عادی ہوں

از حضرت المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۱ مئی ۱۹۲۸ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ سنت تھی اور آپ کا یہ طریق تھا کہ اس عید کے موقعہ پر آپ نماز جلدی پڑھایا کرتے تھے اور خطبہ بھی مختصر فرماتے تھے تاکہ جن لوگوں نے قربانی کرنی ہو وہ نماز سے فارغ ہو کر یا اگر خطبہ سننا چاہیں تو خطبہ سن کر قربانی کر سکیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ

اسلامی عادات

اور طریق کی بہت کمی ہے اس لئے عام طور پر اس عید اور اس سے پہلی عید کی نمازوں کے وقت میں زیادہ فرق نہیں کیا جاتا۔ میرا منشاء ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو جاری کیا جائے۔ لیکن اگر یکدم تغیر کیا جائے تو خطرہ ہے کہ بہت سے لوگ نماز سے محروم رہ جائیں گے۔ اس لئے آہستہ آہستہ اس سنت کو جاری کیا جائے اور لوگوں کو عادت ڈالی جائے کہ اس عید کی تیاری صبح ہی سے شروع کر دیا کریں اور وقت پر نماز کے لئے پہنچ جایا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس لئے عید کی نمازوں کے متعلق انتظار کیا جاتا تھا کہ یہاں جماعت کم تھی اور باہر سے بہت سے دوست آیا کرتے تھے۔ ان کے آنے پر عید کی نماز ہوتی تھی۔ لیکن اب حالات متغیر ہو رہے ہیں۔ باہر سے آنے والے دوستوں کی تعداد نسبتاً کم ہوتی جا رہی ہے۔ اور مقامی دوستوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اردگرد کے گاؤں کے لوگوں کو شامل کر کے جو عید کی نماز کے لئے قادیان میں آتے ہیں۔ میرے نزدیک یہاں کی تعداد ڈیڑھ دو ہزار کے قریب ہو جاتی ہے۔ اور باہر سے آنے والے دوست ۱۰۰-۲۰۰ سے زیادہ نہیں ہوتے اس طرح یہاں کے اور باہر سے آنے والے دوستوں میں اس قدر فرق ہو گیا ہے کہ باہر سے آنے والوں کی خاطر ہم اس حکم سے ہمیشہ کے لئے دستبردار نہیں ہو سکتے جس کے لئے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

موجود ہے۔ باہر کے جو دوست نماز میں شامل ہو سکیں اور خدا تعالیٰ نے اس مقام کو برکت دی ہے اس لئے جس قدر بھی آ سکیں آئیں۔ مگر آئندہ یا تو شام کو ہی یا زیادہ سے زیادہ صبح سویرے یہاں پہنچ جانا چاہیئے۔ بہرحال اس عید کی نماز کو سنت کے مطابق کرنے کی ہمیں آہستہ آہستہ کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد میں اس عید کے ایک حکم کے متعلق مختصراً ایک بات کہنی چاہتا ہوں۔ یہ عید

قربانی کی عید

ہے۔ اس موقعہ پر قربانیاں کی جاتی ہیں اور یہ عید یادگار ہے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ایک فعل کی۔ جب انہوں نے خدا کے حکم کے ماتحت اپنے بیٹے کو قربان کر دیا۔ میں نے جیسا کہ پہلے کئی دفعہ بیان کیا ہے میرے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فعل کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو چھری لے کر ذبح کرنا چاہا۔ یہ عید درحقیقت اس کی یادگار نہیں ہے۔ اگر یہ اس کی یادگار ہوتی تو یہ واقعہ چونکہ شام کا ہے اس کی یادگار کے طور پر حج شام میں ہوتا۔ کسی فعل کی یادگار قائم رکھنے کا بہترین ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ اسی جگہ جہاں واقعہ ہوا ہو یادگار بنائی جائے۔ ہاں مسافروں میں بھی بے شک ہو مگر اصل اور بڑا مقام وہی ہو جہاں یہ واقعہ ہوا ہے۔

پس اگر یہ عید اس عملی طور پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے کے نتیجہ میں ہوتی جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بچے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر شام کے علاقہ میں رکھی تھی تو اس عید کا اصل مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز۔ لوگ اکناف عالم سے وہاں جمع ہوتے اور اس جگہ جہاں یہ واقعہ ہوا تھا اکٹھے ہو کر

خدا کی یاد

کرتے اور کہتے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس قدر عظیم الشان قربانی کی لیکن خدا تعالیٰ نے حج کے لئے مکہ قرار دیا۔ منیٰ کو قرار دیا۔ مزدلفہ اور عرفات کو قرار دیا لیکن شام کے کسی مقام کو قرار نہیں دیا۔

پس میرے نزدیک اس کا تعلق اس قربانی سے نہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر عملی طور پر چھری پھیرنے پر آمادگی سے کی تھی۔ پھر چھری پھیرنے کے لئے بیٹھ جانا اور چھری کا پھیر دینا اور ان باتوں میں بھی بڑا فرق ہے۔ جس وقت ایک انسان

عملی قربانی

کر نہیں دیتا اس کے دل کا خیال اور ہوتا ہے۔ ممکن ہے آج بھی کوئی انسان اپنے بیٹے کی گردن پر چھری پھیرنے کے لئے آمادہ ہو۔ اور چھری پھیرنے کے لئے اُسے لٹا بھی دے پھر چھری اس کی گردن تک بھی لے جائے مگر ممکن ہے اس کا ہاتھ کانپ جائے۔ اور وہ رک کر ہٹ جائے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری لی۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو لٹایا مگر الہام ہوا کہ تیرا خواب پورا ہو گیا جانے دے۔ چونکہ آپ نے چھری پھیری نہیں اس لئے اس مقام کو عملی قربانی کے مقام سے نسبت نہیں ہو سکتی۔

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے اس عید اور حج کا تعلق اس واقعہ سے نہیں بلکہ اس سے ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا آپ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ایسی

وادی غیر ذی زرع

میں پھینک دیا ہے جہاں نہ پانی ہے نہ کھانا اور چھری پھیرنے سے مراد ایسی وادی غیر ذی زرع میں ہی پھینکنا ہے ان کی رؤیا کے یہی معنی تھے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالیٰ کی محبت کے جوش میں واقعی چھری پھیرنے پر آمادہ ہو گئے۔ اگر خدا تعالیٰ کے ارشاد کا یہ مطلب ہوتا کہ چھری پھیرو اور پھر روک دیتا تو اس کے تو یہ معنے ہوتے کہ وہ خود ہی اپنے حکم کی نافرمانی سکھاتا ہے۔ وہ ایک کام کا حکم دیتا ہے گو اس کا منشاء وہ نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ جیسی حکیم ہستی کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایک ایسا حکم دے جس کے متعلق وہ خود جانتا ہو کہ اسے پورا نہیں کراؤں گا۔

منشاء احکام خداوندی

کے خلاف ہے۔ دراصل بات یہ تھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کے ابتدائی ایام میں جب دین دنیا سے مٹ چکا تھا۔ اس وقت انسانی قربانی ہوتی تھی اور انبیاء کا طریق یہ ہے کہ جب تک کسی امر کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم نہ آئے۔ وہ قومی دستور کو جاری رکھتے ہیں۔ اور چونکہ اس وقت کثرت سے انسانی قربانی ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے رؤیا میں دیکھا

کا یہی مفہوم سمجھا کہ اسمٰعیل کو ذبح کر کے قربان کرنا چاہیئے۔ مگر منشاء الٰہی یہ تھا کہ آپ ان کو ایک ایسی جگہ چھوڑ آئیں گے جہاں چھوڑنا موت کے منہ میں دینے کے برابر ہوگا۔ چنانچہ

حضرت ابراہیمؑ کا خواب

اس وقت پورا ہوا جب وہ حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ کو اس جگہ چھوڑ آئے جہاں مکہ آباد ہوا۔ اور جہاں آج لوگ اس واقعہ کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

یہ حضرت ابراہیمؑ کے خواب کا اصل منشاء تھا۔ اور یہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنا تھا کہ انہیں ایسی جگہ چھوڑ آئے جہاں ایک مشکیزہ پانی اور تھوڑی سی کھجوروں کے سوا کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا کئی کئی میل تک کوئی آبادی نہ تھی۔ ایسی حالت میں چھوڑ آنا سو فیصدی موت کے منہ میں پھینک آنا تھا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ تھوڑا سا کھانا اور پانی ختم ہونے پر کچھ اور میسر آسکے گا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں ذبح کرنے میں کوئی دریغ نہ کیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ خدا نے پھر زندہ کر دیا واقعہ اس طرح ہوا کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فیصلہ کر لیا کہ

حضرت اسمٰعیل اور ان کی والدہ

کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئیں تو وہ ایک مشکیزہ پانی کا اور کھجوریں ساتھ لے کر حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو [illegible] تعالےٰ کے حکم کے ماتحت وہاں چھوڑ گئے۔ لیکن محبت پدری [illegible] نبوی تھی محبت تو نہیں چھوڑی جا سکتی تھی۔ جب آپ واپس چلے تو مڑ مڑ کر پیچھے دیکھتے جاتے تھے۔ کیونکہ آپ بخوبی جانتے تھے کہ اس پانی اور ان کھجوروں کے ختم ہونے کے بعد ان کی بیوی اور بچے کے کھانے پینے کا کوئی سامان نہ ہوگا۔ حضرت ہاجرہ رضؓ نے جب یہ دیکھا تو خیال کیا کہ ضرور کوئی بات ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں اور ہمیں کہاں چھوڑے جاتے ہیں۔ چونکہ یہ ایک

دردناک واقعہ

تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے منہ سے بات نہ نکل سکی۔ اور آپ نے تیز تیز چلنا شروع کیا۔ آخر حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا کہ آپ ہمیں یہاں کس کے حکم سے چھوڑے جاتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا خدا تعالےٰ کے حکم سے۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے کہا اگر خدا کے حکم سے چھوڑے جاتے ہیں۔ تو وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ اور

خدا تعالےٰ کی راہ میں

اپنی اور اپنے بچے کی قربانی کو قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی آزمائش کرنا چاہی تھا پانی اور کھجوریں ختم ہو گئیں۔ نزدیک نہ کوئی بستی تھی اور نہ ہی ادھر سے کسی قافلہ کے گزرنے کا امکان تھا۔ حضرت اسمٰعیل بچے تھے کوئی آٹھ برس کی عمر ہوگی پیاس کے مارے تڑپنے لگے۔ حضرت ہاجرہ سے اپنے لختِ جگر کی یہ حالت نہ دیکھی گئی۔ اور بے قرار ہو کر صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر دوڑنے لگیں۔ کبھی ایک پر چڑھ جاتیں اور کبھی دوسری پر چڑھ کر دیکھنے لگتیں کہ شاید کوئی قافلہ آ رہا ہو۔ لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ ایک پہاڑی سے اتر کر دوسری پر جانے تک چونکہ راستہ میں نیچی جگہ تھی۔ اور وہاں سے حضرت اسمٰعیل نظر نہ آسکتے تھے اس لئے وہ فاصلہ دوڑ کر طے کرتیں تاکہ اونچی جگہ پر جا کر بچے کو بھی دیکھ سکیں کئی بار متواتر انہوں نے اس طرح کیا مگر کوئی صورت پانی ملنے کی انہیں نظر نہ آئی آخر جب بہت بے قرار ہو گئیں۔ تو آواز آئی۔ ہاجرہ جا اسمٰعیل کے پاس جا۔ جب وہ حضرت اسمٰعیل کے پاس آئیں تو دیکھا کہ چشمہ پھوٹا ہوا ہے۔ انہوں نے انہوں نے پانی پلایا۔ پانی ملنے کے ساتھ ہی

اللہ تعالےٰ کی طرف سے

ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ عرب کا ایک قافلہ راستہ بھول کر وہاں آ گیا۔ اس نے پانی دیکھ کر آرام پایا۔ تو حضرت ہاجرہ رضؓ کو کچھ تحائف دیئے۔ پھر اجازت لے کر وہاں ڈیرے ڈال دیئے۔ اور معاہدہ کیا کہ آپ کی رضا ہو تو ہم یہاں رہ گئے اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو گویا وہاں کا بادشاہ بنا دیا

اصل واقعہ

اور یہ تھا قربانی اور عملی طور پر چھری پھیرنے کا مفہوم اور اسی واقعہ کی یادگار میں آج کی عید ہے اور لوگ وہاں جاتے ہیں۔ باقی رہا یہ سوال کہ خدا تعالےٰ نے مزدلفہ اور عرفات کو کیوں اس شرف کے لئے چنا۔ میرا خیال ہے کہ عرفات ساحل سمندر کی طرف ہے اور حضرت ابراہیمؑ اس راستہ سے ان کو چھوڑنے کے لئے شام سے آئے۔ اور عرفات وہ مقام ہے جہاں

اللہ تعالےٰ کی تجلی

ہوئی۔ اور مزدلفہ وہ مقام ہے جہاں آپ سے وعدہ کیا گیا کہ اس قربانی کے بدلہ میں بہت بلند درجات عطا ہوں گے۔ مزدلفہ قرب پر دلالت کرتا ہے اور عرفات عرفان پر۔ منیٰ وہ مقام ہے جہاں حضرت ہاجرہ گھبرائی ہوئی پہنچیں۔ اس جگہ شیطان کو روڑے مارے جاتے ہیں۔ چونکہ آپ گھبرائی ہوئی تھیں مگر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ خدا کے حکم سے تم کو یہاں چھوڑے جاتا ہوں اور انہوں نے کہا اللہ تعالےٰ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ تو گویا شیطان ہمیشہ کے لئے مار دیا گیا۔ یہ ساری جگہیں قربانی سے تعلق رکھتی ہیں۔

پس آج کے دن درحقیقت ہم اس بات کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا کے لئے بیٹے کو ذبح کر دیا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس کو زندہ کیا۔ اور

ہمیشہ کیلئے ایسے زندہ

کر دیا۔ اور دنیا میں اس کا نام روشن کر دیا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا میں وہی قومیں ترقی کر سکتی ہیں۔ جو عملاً قربانی کرنے کی عادی ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کیا۔ خدا تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا کہ ہمیشہ کے لئے تیری ذریت کو قائم رکھوں گا۔ اور جس طرح آسمان کے ستارے گنے نہیں جا سکتے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی گنی نہیں جا سکے گی۔ پھر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس وادیٔ غیر ذی زرع میں پھینک دیا۔ خدا تعالےٰ نے اس کے بدلہ میں ان کی اولاد میں سے ایک شخص کو

جنت کا آخری وارث

بنایا۔ وادیٔ غیر ذی زرع اس کو کہتے ہیں۔ جہاں سبزی نہ ہو۔ اور جنت اس مقام کا نام ہے جہاں سبزہ ہی سبزہ ہو۔ گویا مکہ اور جنت دو متضاد مقام ہیں مکہ کی زمین ایسی شور ہے کہ بعض لوگوں نے وہاں باغ لگانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کے لئے لاکھوں روپے خرچ کئے۔ اور دوسرے ملکوں سے مٹی لا کر ڈالی ہے۔ مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ یہ تو

مکہ کی حالت ہے

اور جنت وہ جگہ ہے جہاں سایہ کی اتنی کثرت ہو کہ کبھی دھوپ نہ ہو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو ایسی جگہ ڈال دیا جہاں سایہ تک نہ تھا۔ تو خدا تعالےٰ نے کہا کہ میں تیری اولاد کو ایسی جگہ کا وارث کروں گا جہاں کبھی دھوپ نہ ہوگی۔ اور اب کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جب تک حضرت اسمٰعیل کی اولاد کی غلامی نہ کرے اور ان سے جنت کی چابی نہ لے گے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو وادی غیر ذی زرع میں رہنے کے نتیجہ میں اس جگہ کی وراثت عطا ہوئی جہاں نہ کبھی دھوپ ہوتی ہے نہ خشکی اور یہ قربانی ہے جس کی یاد ہمیں دلائی گئی ہے اور جس کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہم بکرے قربان کرتے ہیں۔

یہ قربانیاں عظیم الشان نشان ہیں

جن کے اندر بڑی بڑی حقیقتیں مخفی ہیں جب تک ان کو پیش نظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ دیکھو جس شخص سے محبت ہو۔ اس سے معانقہ کیا جاتا ہے جو محبت کے اظہار کا نشان ہے اور اس کے معنے ہیں کہ دلوں میں باہمی کوئی کدورت نہیں۔ یہ سچی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص ہاتھ تو ملائے مگر دل میں کدورت رکھے۔ تو اس معانقہ کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو شخص

محبت کے جذبات

تو اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ لیکن معانقہ کرے وہ بے ہودہ حرکت ہے پس جس طرح محبت اور خلوص کی علامت معانقہ ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ سے محبت اور حقیقی قربانی کی ظاہری نشانی یہ بکرے کی قربانی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قربانی بھی اسی شخص کو مفید ہو سکتی ہے۔ جو خدا کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اپنے جان و مال اور اولاد کی قربانی کرنے پر بھی آمادہ ہو۔ اور جو خدا تعالےٰ کے لئے اس قربانی پر آمادہ نہیں ہوتا۔ اس کے لئے کوئی عید نہیں۔ وہ محض ظاہری شکل اختیار کئے ہوئے ہے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو قربانی کی یہ عید اس

قربانی کی یادگار

ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک بیوی نے کہا کہ اسمٰعیل کے یہاں رہنے سے فساد کا خطرہ ہے اور حضرت اسمٰعیلؑ نے اس کو مٹانے کے لئے قربانی کو قبول کیا تو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ کے لئے اس کو

امن قائم کرنیوالا

بنا دیا۔ اور اس کی اولاد کے ذریعہ دنیا میں مذہب اسلام نازل کر کے اس کو

ہمیشہ کے لئے امن قائم کرنے والا قرار دیا۔ اسلام کے معنے ہیں سلامتی اور اسلام سے تعلق رکھنے والا مسلمان ہے جس کے معنے امن کے ہیں۔ چونکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے ایک گھر کا فساد دور کرنے کے لئے قربانی کی۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں ساری دنیا کا امن قائم کرنے والا بنا دیا۔

یہ حقیقت ہے اس قربانی کی اور جب تک اس کو نہیں سمجھا جاتا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ تعجب ہے کہ بعض لوگ

قربانی پر اعتراض

کرتے ہیں اور اس کو اسراف قرار دیتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ کیوں نہ یہ روپیہ خدمت دین اور اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جائے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ یہ سوال نیک نیتی سے ہی کیوں نہ کیا جائے پھر بھی یہ

وسوسہ شیطانی

ہے۔ اور شیطان بعض اوقات دین کے معاملہ میں اچھی صورت سے بھی وسوسے ڈالتا ہے۔

ایک جگہ

ایک بزرگ کی دعوت

تھی۔ جب کھانا چنا گیا تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا اور کھانے سے انکار کر دیا۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو کہا چونکہ اس کھانے کی طرف بہت زیادہ رغبت ہو رہی ہے اس لئے میں نے اسے کھانا پسند نہیں کیا۔ اب گو

دعوت قبول کرنا سنت ہے

مگر انہوں نے کہا نفس کی اس قدر رغبت شک ڈالتی ہے کہ ضرور اس کھانے میں کوئی نقص ہے۔ میزبان نے کہا اس میں کوئی نقص نہیں یہ حلال مال ہے مگر انہوں نے کہا ضرور کوئی نقص ہوگا تحقیق کی جائے۔ عزیز تعمانی سے پوچھا گیا تو اس نے کہا میرا اونٹ مر گیا تھا میں نے سمجھا کہ بہت نقصان ہوگا اس لئے اسے کاٹ کر بیچ ڈالا۔

تو شیطان بعض اوقات کسی کام کی زیادہ رغبت دلا کر بھی وسوسہ پیدا کرتا ہے۔ بظاہر تو دین کے راستہ میں مال خرچ کرنا بہت اچھی بات ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دین زیادہ غریب تھا۔ صحابہ کئی کئی وقت تک بھوک کی وجہ سے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھتے تھے۔ مگر باوجود اس غربت و افلاس کے وہ قربانی کرتے تھے۔ تو اب اسلام کی خدمت کے خیال سے قربانی چھوڑنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اسلام اور روحانیت کسی ایک چیز کا نام نہیں۔ بلکہ کئی ایک چیزوں کا نام ہے جس طرح آنکھ، کان، ناک غرضیکہ تمام اعضاء مل کر ایک مکمل اور خوبصورت انسان بنتا ہے اسی طرح روحانیت کے لئے کئی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص کہے کسی کے تھوڑے تھوڑے کان کاٹ ڈالے جائیں تو کیا حرج ہے اس کی سماعت میں تو بے شک بہت تھوڑا فرق آئے گا مگر اس کی

زینت میں فرق

ضرور آ جائے گا۔ پس کسی چیز کو کامل بنانے کے لئے بعض باتیں اس کی زینت کے لئے ہوتی ہیں۔ اور یہ قربانی ایسی حکمتوں کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی بھی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عید کو

کھانے پینے کا دن

کہا ہے جو بظاہر اسراف ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں بلکہ قوموں میں زندگی کا احساس اور امنگ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تحفہ تحائف تقسیم کرنے کے لئے دن مقرر کئے جائیں اور عید کے دن بھی گوشت بانٹا جاتا ہے۔ بلکہ میں آج کل اس قدر بکرے ذبح کئے جاتے ہیں کہ گوشت کھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ مگر پھر بھی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ گوشت سکھایا بھی جا سکتا ہے سکھانا بھی جائز رکھا گیا ہے اس لئے سکھا کر اپنے لئے رکھنا جائز ہے اور غرباء میں تقسیم بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ضائع بھی ہو جائے تو بھی قربانی ضروری ہے۔ روحانی امور سے تعلق رکھنے والے اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض صحابی دن رات مسجد میں بیٹھے رہتے تھے کہ شاید حضور باہر تشریف لے آئیں اور وہ کسی بات کو سننے سے محروم رہ جائیں۔ لوگ سمجھتے ہوں گے کہ وہ وقت ضائع کرنے تھے۔ لیکن نہیں وہ

بہت بڑی خدمت

کر رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ حضور! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام دن مسجد میں بیٹھا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا مجھے تمام دن محنت کرنی پڑتی ہے۔ آپ اسے سمجھائیں کہ کام کیا کرے۔ آپ نے فرمایا تمہیں کیا معلوم

خدا اسی کے طفیل

تمہیں بھی رزق دے رہا ہے۔ تو اصل میں وہ لوگ وقت ضائع نہیں کرتے تھے بلکہ بہت بڑے ثواب کا کام کرتے تھے پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مسجد میں آکر امام کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے تو وہ بھی گویا عبادت میں ہی ہوتا ہے۔ اصل میں

خدا تعالےٰ دیکھتا ہے

کہ انسان میری راہ میں کس قدر قربانی کے لئے آمادہ ہے۔ اگر معمولی قربانی کے لئے تیار ہے تو بڑی کے لئے بھی تیار ہو سکے گا۔

اگر تمام بکرے ذبح کر کے گوشت پھینک دیا جائے تو بھی ثواب ہے۔ مگر یہ گوشت غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے اور اگر بچ رہے تو پرندوں کو ڈال دیا جائے جن کا حق قرآن کریم نے بھی رکھا ہے یعنی جانوروں کا۔ پس اگر گوشت پھینک دیا جائے اور کتے اور چیلیں اسے کھا جائیں تو بھی یہ

ثواب کا موجب

ہے

اس قدر فوائد قربانی کے اندر ہیں کہ خواہ اسلام پر کس قدر بھی مصیبت کے دن آئیں تو بھی قربانی جائز اور ضروری ہوگی۔ ہاں اگر انسان پر خود کوئی مصیبت ہو تو وہ نہ کرے لیکن اگر توفیق ہو تو ضروری کی ہے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص ۳۶۰ دن گوشت کھاتا ہے یا کھانے کی کوشش کرتا ہے مگر اسے اسلام کی حالت اور غربت اور خدمتِ دین اور اسی روپیہ کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا خیال پیدا نہیں ہوتا لیکن جب ایک دن

خدا کے لئے

اسے کھانا پڑتا ہے تو اسے دین کے راستہ میں خرچ کرنے کا خیال آتا ہے۔ جب اپنی خواہش سے کھاتا تھا اس وقت تو اسلام کی مصیبت کا خیال نہ ہوا لیکن خدا کے حکم سے کھانا پڑا تو خدمتِ اسلام یاد آ گئی جب اپنا نفس کہتا ہے کہ گوشت کھاؤ تو یہ ضرور کھاتا ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ حکم دیتا ہے تو کہتا ہے یہ اسراف ہے اسے کس طرح نیک خیال کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً یہ

وسوسہ شیطانی

ہے۔

پس جس کو توفیق ہو وہ قربانی ضرور کرے اور لوگ عید کے دن کھائیں پئیں تاکہ ان کے دلوں سے مایوسیاں دور ہوں اور

اُمنگیں پیدا ہوں

اور خیال ہو کہ خدا تعالےٰ نے ان کے لئے کھانے پینے کے دن بھی مقرر کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عید کی حقیقت کو سمجھیں اور ہمیں ایسی قربانیاں کرنے کی توفیق دے جس کے نتیجہ میں یہ عید حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار کے طور پر مقرر کی گئی۔ (الفضل مورخہ ۲۲/۴ ۱۶)

شکریہ احباب

میرے برادر عزیز ڈاکٹر محمد سعید مرحوم و مغفور کے سانحہ ارتحال پر میرے اجن احباب و اعزا نے بذریعہ ڈاک میرے اور پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے خطوط و تار بھیجے ہیں میں ان تمام صاحبان کے محبت و خلوص کا فرداً فرداً جواب دینا اپنے امکان سے باہر پاتا ہوں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہذا اپنی اور پسماندگان کی جانب سے اُن کی تعزیت محبت اور خلوص کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ ان سب حضرات کرام کو اجر عظیم اور ہم سب کو مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار
ڈاکٹر محمد لطیف جے پور

لائبیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

* پادری صاحب کا دعا کے ذریعہ ایک مُردہ عورت کو زندہ کرنے کا دعویٰ
* اس دعویٰ کو سچا کرنے کا چیلنج * اصل حقیقت کا انکشاف

از مکرم مبارک احمد صاحب ساقی۔ مبلغ لائبیریا

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت منروویا (لائبیریا) سے شائع ہونے والے ایک روزنامہ اخبار DAILY LISTENER کی اشاعت ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۳ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ایک ۲۷ سالہ عورت مسز جارج جسے فوت ہوئے تین دن ہو چکے تھے اور جس کی کفن دفن کی تیاریاں کی جا رہی تھیں دوبارہ زندہ ہو گئی۔ خبر میں مزید بتایا گیا کہ مسز جارج نے چرچ آف لارڈ Church of Lord میں وفات پائی۔ اور ان کی وفات کے موقعہ پر چرچ کے بڑے پادری کسی جگہ باہر دورہ پر گئے ہوئے تھے۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے میت پر رات بھر دعائیں کیں جس کے نتیجہ میں مسز جارج دوبارہ زندہ ہو گئیں۔

اس خبر کی اشاعت سے تمام شہر میں سنسنی پھیل گئی اور شہر کے کونہ کونہ میں یہ بحث ہونے لگی کہ کیا فی الحقیقت مردہ شخص دوبارہ زندہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اور یہ کہ یہ خبر کہاں تک درست ہے۔

جب مندرجہ بالا خبر خاکسار کی نظر سے گزری تو خاکسار نے اسی وقت مذکورہ بالا اخبار کے ایڈیٹر کے نام خط لکھا جس میں مسز جارج والی خبر کا حوالہ دیتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور شرف قبولیت بخشتا ہے اور یہ کہ دعا کے ذریعہ ہمارے راستہ میں پیدا شدہ مشکلات دور ہو سکتی ہیں لیکن خدائی قانون کے ماتحت جب کہ ایک دفعہ انسان فوت ہو جائے تو وہ دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتا۔ خاکسار نے اپنے بیان میں چرچ آف دی لارڈ کے پادری کو چیلنج کیا۔ اور کہا کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ایسے آدمی کو زندہ کر کے دکھائیں جو ڈاکٹری معائنہ اور تصدیق کے مطابق مردہ تسلیم کئے گئے ہوں۔

خاکسار کا یہ چیلنج اسی اخبار Daily Listener کی اشاعت مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۳ء میں جلی حروف کے ساتھ شائع ہوا۔

اس چیلنج کے جواب میں انچارج پادری صاحب نے ایک اور بیان جاری کیا جس میں بائیبل کے اکثر حوالہ جات دیتے ہوئے کہا کہ گزشتہ زمانہ میں بھی کئی ایک مردے دوبارہ زندہ ہوتے رہے ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے کئی مردوں کو زندگی بخشی۔ اور اب یسوع مسیح نے ہمیں یہ طاقت بخشی [illegible] ہے کہ ہم بیماروں کو صحت یافتہ، کوڑھیوں کو چنگا، مردوں کو زندہ اور بد روحوں کو نکال سکتے ہیں۔ پادری صاحب نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ انہوں نے دعا کے ذریعہ کسی مردہ کو زندہ کیا ہے بلکہ اس سے قبل ان کے چرچ میں کئی بار ایسے معجزات ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان معجزات کے عینی شاہد موجود ہیں۔

خاکسار نے پادری صاحب کے اس بیان کا جواب لکھتے ہوئے اپنے چیلنج کو دہرایا۔ اور کہا کہ ہمیں گزشتہ زمانوں کے معجزات سے کچھ سروکار نہیں۔ اگر پادری صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور انہوں نے دعا کے ذریعہ کئی ایک مردوں کو زندہ کیا ہے تو انہیں چاہیئے کہ اب پبلک کی تسلی کے لئے ایک اور معجزہ دکھا دیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہوگا کہ ایسے شخص کو زندہ کریں جس کی موت کی ڈاکٹروں نے تصدیق کی ہو۔

خاکسار ابھی اس جواب الجواب کو لے کر Daily Listener کے ایڈیٹر کے پاس حاضر ہوا۔ تو وہ مجھے دیکھنے کے ساتھ ہی کہنے لگے کہ مبارک ہو مبارک ہو۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا کہ کیا ہوا؟ کہنے لگا پادری صاحب کا دعوے جھوٹا ثابت ہوا۔ مسز جارج نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ کبھی فوت نہ ہوئی تھی۔ کہنے لگے اگر تفصیل کی ضرورت ہو تو آج کا اخبار Liberian Age پڑھ لیں۔ اخبار Liberian Age میں صفحہ اول پر بہت بڑے ہیڈنگ کے ساتھ اخبار مذکور کے ایک نمائندہ کا انٹرویو شائع ہوا۔ جس میں نمائندہ نے بتایا کہ اس نے مسز جارج سے بالمشافہ گفتگو کی۔ اور پوچھا کہ اس کی موت اور پھر دعا کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والی خبر کہاں تک درست ہے۔ اس کے سوال کے جواب میں مسز جارج نے بتایا کہ بالکل فوت نہ ہوئی تھی اسے بہت زیادہ کمزوری تھی۔ اور وہ مدہوشی کی حالت میں تھی۔ مسز جارج نے انٹرویو کے دوران مزید کہا کہ یہ پہلا موقعہ نہیں بلکہ پہلے بھی اس کے ساتھ دو تین دفعہ ایسا ہوا ہے کہ وہ کمزوری کے باعث مدہوش ہو گئی۔ اور لوگوں نے سمجھا وفات پا گئی ہے۔ مسز جارج نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت اس کی پوزیشن بہت نازک ہے۔ اس کی ضمیر یہ اجازت نہیں دیتی۔ کہ وہ خلاف واقعات کو تسلیم کرے۔ اور ساتھ ہی اسے چرچ کے پادری کا احترام بھی مدنظر ہے۔

مسز جارج کے اس بیان سے پبلک میں پادری صاحب موصوف کے راز کی قلعی کھل گئی۔ اور انہیں سخت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ چنانچہ انہوں نے ایک اور بیان جاری کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ اخبار کے رپورٹر نے غلط بیانی کی ہے۔ مسز جارج نے ایسا کوئی بیان نہیں دیا۔ اور یہ کہ وہ فی الحقیقت فوت ہوئی تھی۔ اور دعا کے ذریعہ زندہ ہوئی۔

جب معاملہ بڑھتا نظر آیا تو انہوں نے نہایت عقلمندی سے مسز جارج کے بیان کو جو ٹیپ ریکارڈر پر محفوظ تھا۔ ریڈیو لائبیریا پر نشر کر دیا۔ اور اس طرح ملک بھر میں بچہ بچہ نے خود اپنے کانوں سے مسز جارج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ کبھی فوت نہ ہوئی تھی۔

اس واقعہ سے پادری صاحب کو بہت ذلت ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کامیابی عطا کی۔ جس جس جگہ بھی خاکسار گیا۔ سب لوگوں نے اس امر کا ذکر کیا۔ مسلمانوں میں اس واقعہ کا خاص چرچا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی۔

اس واقعہ کے چند روز بعد پریذیڈنٹ کی پریس کانفرنس میں شمولیت کے لئے خاکسار گورنمنٹ ہاؤس گیا۔ وہاں پر صحافیوں میں بھی یہ موضوع زیر بحث آیا۔ بعض نے خاکسار کی تائید کی اور بعض کا خیال تھا کہ مردے زندہ ہو سکتے ہیں۔ اس پر ایک شخص نے [illegible] ریڈیو سٹیشن پر کام کرنے والے ایک پادری صاحب سے پوچھا کہ تمہارا کیا خیال ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ چیز ممکن نہیں۔ اس پر ایک صحافی نے جو عیسائی تھے ان کی پرزور تردید کی۔ اور کہا کہ میں مسٹر ساقی کے نظریہ سے متفق ہوں۔ مردہ آدمی کبھی زندہ نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان ہے کہ اس نے اس عاجز بندہ کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا موقعہ پیدا کیا۔ اور بالخصوص ایسے ملک میں جہاں دن رات ریڈیو سٹیشن پر بائیبل کا پرچار ہوتا ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ بہت سے لٹریچر مشنری پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے ہماری باتوں میں تاثیر پیدا کرے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی آغوش میں لائے۔ آمین

درویشوں کی دُعا

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر یہ رباعی کہی گئی ہے — حافظ سخاوت علی شاہجہانپوری

کلیم احمد کی آمد موجب صد خیر و برکت ہو
وسیم احمد کا بیٹا حامل امر نبوت ہو
الٰہی نخل اُمید و تمنا پھول و پھل لائے
یہ بچہ ساری دُنیا کے لئے بارانِ رحمت ہو

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان

(۵)

امر ہفتم۔ مہمانوں کا اعزاز و اکرام

حضرات! مہمان نوازی اور اکرام ضیف ایک اعلیٰ درجہ کا خلق ہے۔ یہ خلق اور صفت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اندر بھی بدرجہ اتم موجود تھا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظل اور بروز حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس صفت سے متصف تھے۔ حضور کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی کہ احباب بار بار قادیان آئیں۔ اور حتی الوسع آپ کے مکان کے ایک حصہ میں ہی قیام کریں اور فرمایا کرتے تھے کہ زندگی کا اعتبار نہیں۔ جتنا عرصہ پاس رہنے کا موقعہ مل سکے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ (سلسلہ احمدیہ ص۲۱۶)

اس طرح آپ کے مکان کا ہر حصہ گویا ایک مستقل مہمان خانہ بن گیا تھا۔ اور کمرہ کمرہ مہمانوں میں بٹا رہتا تھا۔ مگر جگہ کی تنگی کے باوجود اس طرح دوستوں کے ساتھ مل کر رہنے میں انتہائی راحت پاتے تھے۔ ابتدا اوائل میں آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ اپنے دوستوں اور مہمانوں کے ساتھ مل کر مکان کے مردانہ حصہ میں کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور یہ مجلس اس بے تکلفی کی ہوتی تھی۔ اور ہر قسم کے موضوع پر ایسے خوش رنگ میں گفتگو کا سلسلہ رہتا تھا کہ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا بھی دسترخوان بچھ جاتا تھا۔ ان موقعوں پر آپ ہر مہمان کا خود ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے۔ اور اس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ ہر شخص کے سامنے دسترخوان کی ہر چیز پہنچ جائے عموماً ہر مہمان کے متعلق خود دریافت فرماتے تھے۔ کہ اُسے کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا پان وغیرہ کی عادت تو نہیں۔ اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اس کی عادت کے مطابق چیز مہیا فرماتے جب کوئی خاص دوست قادیان سے واپس جانے لگتے۔ تو آپ عموماً اُس کی مشایعت کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ دو دو میل تک اس کے ساتھ جاتے اور بڑی محبت اور عزت کے ساتھ رخصت کر کے واپس آتے تھے۔ مہمان کی آمد پر آپ کو بہت ہی خوشی ہوتی اور پھر ان کے واپس جانے کے وقت غم محسوس کرتے۔ چنانچہ ایک تقریب پر آئے ہوئے مہمانوں کے واپس جانے کا خیال کر کے اپنے غم کا یوں اظہار فرماتے ہیں:

مہمان جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے راحت اور جان کو میرے فرحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(در ثمین)

بھائیو! اب حضور علیہ السلام کی مہمان نوازی کی چند مثالیں بھی سنیئے اور پھر اس حسن و احسان کے پیکر کو اپنے تصور میں لایئے کہ وہ کس قسم کے اوصاف حمیدہ سے متصف تھا۔

۱۔ مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوری مبلغ اسلام کی شہادت

مولانا حسن علی صاحب بھاگلپوری جو مبلغ اسلام کے لئے ایک جنون رکھتے تھے۔ اور جنہوں نے ہندوستان بھر میں پھر کر تبلیغ کا بہت بڑا کام کیا تھا۔ اپنی ایک کتاب "تائید حق" میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ

"جب میں امرتسر گیا۔ تو ایک بزرگ کا نام سنا جو مرزا غلام احمد کہلاتے ہیں۔ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان نامی میں رہتے ہیں۔ اور عیسائیوں برہمو اور آریہ سماج والوں سے خوب مقابلے کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ نام بنائی ہے جس کا بڑا شہرہ ہے...... غرض میرے دل میں جناب مرزا غلام احمد صاحب سے ملنے کی خواہش ہوئی...... قادیان پہنچا...... مرزا صاحب کی مہمان نوازی کو دیکھ کر مجھ کو بہت تعجب سا گذرا ایک چھوٹی سی بات لکھتا ہوں جس سے سامعین اُن کی مہمان نوازی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو پان کھانے کی بُری عادت تھی۔ امرتسر میں تو مجھے پان ملا۔ لیکن بٹالہ میں مجھے پان کہیں نہ ملا۔ ناچار الائچی وغیرہ کھا کر صبر کیا۔ میرے امرتسر کے ایک دوست نے کمال کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب سے نہ معلوم کس وقت میری اس بُری عادت کا تذکرہ کر دیا۔ جناب مرزا صاحب نے گورداسپور ایک آدمی کو روانہ کیا۔ دوسرے دن گیارہ بجے دن کے جب کھانا کھا چکا۔ تو پان موجود تھا۔ سولہ کوس سے پان میرے لئے منگوایا گیا تھا۔" (تائید حق ص۶۷)

۲۔ سیٹھی غلام نبی صاحب کی شہادت

سیٹھی غلام نبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ

(الف) جب میں پہلے پہل قادیان گیا...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالا خانہ میں تھے۔...... میں نے جا کر السلام علیکم عرض کیا۔ حضرت صاحب نے سلام کا جواب دیا۔ اور مصافحہ کر کے فرمایا بیٹھ جاؤ......

میں چارپائی پر بیٹھ گیا۔ حضرت جی نے صندوق کھولا اور مصری نکال کر گلاس میں ڈالی اور پانی ڈال کر قلم سے ہلا کر آپ نے دست مبارک سے یہ شربت کا گلاس مجھے دیا۔ اور فرمایا کہ آپ گرمی میں آئے ہیں۔ یہ شربت پی لیں۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۲۱۹)

(ب) یہی سیٹھی غلام نبی صاحب روایت کرتے ہیں کہ

"ایک دفعہ میں مع اہل و عیال قادیان آیا...... اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا۔ قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی۔ میں جب باہر آیا۔ تو دیکھا کہ حضور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آگیا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ص۶۶۸)

۳۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ مرحوم کی خواہش اچار

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

"اوائل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دونوں وقت کا کھانا مہمانوں کے ہمراہ کھایا کرتے تھے...... کبھی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کھانا کھاتے ہوئے کہتے۔ کہ اس وقت اچار کو دل چاہتا ہے۔ اور کسی ملازم کی طرف اشارہ کرتے۔ تو حضور فوراً دسترخوان سے اُٹھ کر بیت الفکر کی کھڑکی میں سے اندر چلے جاتے اور اچار لے آتے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم روایت ص۷۹۹)

۴۔ مہمان منی پور آسام کی قادیان میں آمد

حضرت منشی ظفر احمد صاحب مرحوم کپورتھلوی بیان فرماتے ہیں۔ کہ

"دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے۔ مہمان خانہ میں آکر انہوں نے مہمان خانہ والوں سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں۔ اور سامان لایا جائے اور چارپائی بچھائی جائے خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا اسباب اُترواویں۔ چارپائیاں بھی مل جائیں گی۔ دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا حضور اُن کے پیچھے بہت تیز قدم چل پڑے۔ چند خدام بھی ہمراہ تھے۔ میں بھی ساتھ تھا۔ نہر کے قریب پہنچ کر اُن کا یکہ مل گیا۔ اور حضور کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے اور حضور نے انہیں واپس چلنے کے

کر کے فرمایا۔ کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت دکھ پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آ گئے۔ حضور نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا۔ کہ میں ساتھ چلتا ہوں۔ مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضور نے خود اُن کے بستر اُتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اُتار لئے۔ حضور نے اُسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور اُن پر اُن کے بستر کروائے۔ اُن سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے۔ اور خود ہی فرمایا۔ کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں۔ اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا۔ غرضیکہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا۔ وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکلیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔ یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا ہوں۔ اگر یہاں آ کر بھی اُس کو یہی تکلیف ہو تو یقیناً اُس کی دلشکنی ہوگی۔ ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے ؛

(سیرت المہدی حصہ چہارم غیر مطبوعہ روایت ۱۰۷۱ بحوالہ شمائل احمد صفحہ ۶۲-۶۳)

بھائیو! ان واقعات سے آپ نے اندازہ کر لیا ہوگا کہ حضور علیہ السلام کے اندر اکرام ضیف کا جذبہ کس قدر موجود تھا۔ پان ایک زائد سی چیز ہے۔ اور اُسے ضروریاتِ زندگی میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن حضور کو جب معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہمان پان کھانے کا عادی ہے اور اس کے پاس پان نہیں ہیں۔ تو آپ بطور خاص گورداسپور سے پان منگواتے ہیں۔ کسی کے لئے موسم کے لحاظ سے شربت اور ضرورت کے لحاظ سے دودھ اور عادت کے لحاظ سے چائے کا انتظام فرماتے ہیں۔ اور کسی دوست کی ادا رکی خواہش کو پورا فرماتے ہیں۔ منی پور سے آنے والے مہمان کا رکنا پ لنگر خانہ کے تنازل کے نتیجہ میں واپس چلے جانے پر تو حضور بے قرار ہو کر اُن کے پیچھے جاتے اور اُن کو واپس لاتے ہیں۔ اور اُن کی ضروریات کا اپنے سامنے انتظام کرواتے۔ پس یہ واقعات بتاتے ہیں کہ حضور کو کس قدر زیادہ پاس خاطر اور خیال تھا اپنے مہمان اور ملنے والوں کا۔ اسی لئے تو مخالف علماء قادیان کے راستوں اور ناکوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو روکا کرتے تھے کہ قادیان مت جاؤ۔ وہاں ایک جادوگر بیٹھا ہے۔ اگر تم اُس کے جادو اور سحر کے اثر سے سلامت واپس نہ آ ؤ گے۔ (باقی)

مرکزِ اسلام مکہ مکرمہ سے ایک روح پرور مکتوب گرامی

(بقیہ صفحہ اوّل)

خانہ کعبہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں وہ حسب سابق ہے۔ حرم شریف کی نئی تعمیر اگر مکمل ہو جائے تو پورے حاجی حرم شریف میں دفعتہً واحدہ باجماعت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ صفا و مروہ پر دو پہاڑیوں اور درمیانی حصہ پر بھی چھت ڈالی گئی ہے۔ نئی عمارت دو منزلہ بنائی جا رہی ہے۔ یہ عمارت ایک مثالی عمارت ہوگی۔ لوگ خانہ کعبہ کا طواف صبح نماز فجر کے بعد سے لیکر نصف شب تک کرتے رہتے ہیں۔ سوائے اوقات نماز کے۔ بعد ادائیگی نماز پھر طواف شروع ہو جاتا ہے۔ ہر وقت اژدہام رہتا ہے مرد عورت اکٹھے طواف کرتے ہیں عورتوں کے لئے کوئی علیحدگی نہیں۔ مستورات بھی مردوں کے دوش بدوش طواف کرتی ہیں خانہ کعبہ کے اطراف نفل پڑھتی ہیں۔ بیٹھی ہوئی دعائیں کرتی رہتی ہیں۔ ہمیشہ حرم شریف تمام جگہ سے پُر رہتا ہے ہر ملک اور ہر رنگ و نسل کے لوگ یہاں موجود رہتے ہیں۔ ہر زبان یہاں سنائی دیتی ہے۔

اوقات نماز کی ٹائم کے مطابق حسب ذیل ہیں:-

تہجد	۹-۰۰	بجے
فجر	۱۰-۳۰	"
ظہر	۶-۱۰	"
عصر	۹-۳۰	"
مغرب	۱۲-۰۰	"
عشاء	۱-۳۰	"

کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی ٹائم اور یہاں ٹائم میں تقریباً ۲ گھنٹوں کا فرق ہے۔ سب نمازیں باجماعت ہوتی ہیں۔ ہر نماز کے وقت حرم شریف پورا بھر جاتا ہے بعض لوگ باہر بھی نماز ادا کرتے ہیں۔ مقامی اکثر لوگ نماز کے لئے حرم شریف میں آتے ہیں۔ یہ نمازوں کی پابندی ہے عوام نماز کے قائل ہیں۔

متفرقات

مکہ شریف میں حمل ونقل اور سواریوں کی بالکل دشواری نہیں۔ ہر وقت مزدور موجود رہتا ہے۔ سواری کے لئے اعلیٰ اقسام کی موٹریں موجود ہیں۔ کرایہ وغیرہ بھی موقع و حالات کے ماتحت کوئی زیادہ نہیں۔ حاجیوں کے رہنے سہنے کے لئے مکان ہر وقت کرایہ پر مل سکتے ہیں مکانوں کی کوئی کمی نہیں۔ رہن سہن کے لئے کامل سہولت و آسانی ہے۔ صرف پیسے کی ضرورت ہے۔

کھانے پینے کی چیز بھی زیادہ مہنگی نہیں ہر قسم کی ضرورت کے سامان دستیاب ہو سکتے ہیں۔ البتہ کپڑے وصلائی وسلوائی کی تکلیف ہے وہ بھی مزدوری یہاں کے حسب رواج دیں تو ہر وقت کام ہو سکتا ہے۔ یہاں کے عوام میں یہ بات دیکھی گئی ہے۔ ہر کام بہت تیزی اور چستی و چالاکی سے کرتے ہیں۔ جیسے اُن کی گفتگو میں تیزی ہے۔ ہر کام میں بھی ایسی تیزی ہوتی ہے۔ بہت محنتی اور جفاکش ہیں۔ ہم لوگ بفضل خدا بہت آرام اور پُرسکون و خیر و عافیت سے ہیں۔ اکثر وقت حرم شریف میں گذارتے ہیں۔ روزانہ صبح و شام طواف کیا جا رہا ہے۔ دعاؤں کے لئے بہت اچھا موقعہ مل رہا ہے فراغت اوقات میں حرم شریف میں تلاوت وغیرہ بھی کرتے ہیں۔

مقام ملتزم۔ میزاب رحمت۔ مقام ابراہیم پر باقاعدگی سے حضرت امیر المومنین کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے نیز خاندان حضرت مسیح موعود کی خیر و عافیت دینی و دنیاوی ترقی کے لئے اور مبلغین کے لئے اسلام و احمدیت کی ترقی و غلبہ کے لئے جماعت احمدیہ کے جملہ افراد کی دینی و دنیاوی ترقی کے لئے قادیان کے درویشوں کے لئے صحابہ کرام کے لئے جنوبی ہند و شمالی ہند کی جماعتوں کے لئے جملہ مبلغین کے لئے جس قدر رو کر دعائیں

بھی کر سکیں بڑی ہی اُن سے ازالہ کے لئے تمام ... تمام روئے زمین کے بنی نوع انسانوں کی ہدایت کے لئے اور احمدیت کی قبولیت کے لئے ہر روز حرم شریف میں اور مقامات مقدسہ میں دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہم سے راضی ہو۔ اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ اور ہم سب کو خادم دین بنائے۔ آمین۔

قادیان کے درویشان و صحابہ کرام سے نیز بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں کہ ہم جس غرض و مقصد کو لے کر یہاں آئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے مقاصد میں ہمیں کامیابی عطا فرمائے ہم اور ہمارے مناسک حج کو قبول فرمائے۔ اور خیر و عافیت کے ساتھ ہم سب کو اپنے اپنے وطن کو واپس لائے۔ آمین۔

سب کو سلام و درخواست دعا

حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل بالکل خیریت و عافیت سے ہیں۔ بفضلِ خدا آج مورخہ ۱۲/اپریل ۱۹۶۱ء کو مدینہ منورہ جا رہے ہیں۔ ۱۰ یوم وہاں قیام رہے گا۔ انشاء اللہ مدینہ منورہ کے حالات سے مطلع کرونگا ؛

زکوٰۃ

(۱) زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

(۲) ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے۔

(۳) کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا

(۴) زکوٰۃ مومنوں کے مال کو پاک کرتی ہے۔

(۵) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد کی رُو سے زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ برما کی تبلیغی و تربیتی جدوجہد

علمی اور تربیتی مجالس کا اجراء۔ جلسہ سالانہ کا انعقاد۔ بدھ عیسائی اور ہندو معززین کی شرکت

مختلف زبانوں میں لٹریچر کی اشاعت۔ انصار۔ خدام۔ اطفال اور لجنہ کی تربیتی سرگرمیاں

بچوں اور بچیوں کو دینی مسائل سکھانے کا انتظام

از مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ رنگون

جماعت احمدیہ برما خدا تعالیٰ کے فضل سے سنہرے پگوڈوں اور سدا بہار سبزہ زاروں کے اس ملک میں جہاں کی عظیم اکثریت کا مذہب بدھ ازم ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ میں حتی الوسع کوشاں ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں تحریک دعا کی خاطر قریبی زمانہ میں منعقدہ چند مجالس کی رپورٹ درج ذیل کرتا ہوں۔

نماز جمعہ اور اللہ تعالیٰ کے ہفتہ وار اجتماعات کے علاوہ گزشتہ تین مہینے سے مزید اجتماعی تقاریب کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اول ہر بدھ کو بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ کے لئے مجلس عرفان کی طرز پر ایک محفل منعقد ہوتی ہے جس میں تزکیہ نفس کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اقوال اولیاء سلف کی روشنی میں گفتگو ہوتی ہے۔ دوم ہر دوسرے اتوار کو بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی مجلس منعقد ہوتی ہے۔

جلسہ سالانہ مرکزیہ کی اختتامی دعا میں شامل ہونے کی غرض سے ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو احباب جماعت بعد نماز عصر مسجد احمدیہ میں جمع ہو گئے۔ سب حاضرین نے نہایت درد بھرے دل سے اسلام اور احمدیت کی ترقی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ کے لئے اور تمام افراد سلسلہ احمدیہ کی فلاح و بہبود کے لئے دعائیں کیں۔

۳۰ دسمبر صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہم نے اپنا جلسہ سالانہ منعقد کیا جس کے لئے قریباً ۲۰۰ سے زائد افراد کو دعوتی کارڈ بھجوائے گئے تھے۔ ہال اور مسجد میں ہم نے اپنا لاؤڈ سپیکر خرید کر نصب کر لیا ہے (الحمد للہ) خدا تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں مسلمان۔ بدھسٹ ہندو اور عیسائی حضرات جلسہ کی کارروائی میں شریک ہوئے۔

جلسے کی کارروائی مکرم پیر محمد صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مولانا عبد الغنی صاحب نے کی۔ ان کے بعد خاکسار نے ایک تعلیمی نظم پڑھی۔ پھر محمود حسین کو صاحب نے برمی میں۔ درسا اسمٰعیل صاحب نے انگریزی میں، خاکسار نے اردو میں اور عبد القادر صاحب نے تامل میں تقاریر کیں۔ بعدہٗ اطفال میں سے ظفر اللہ ہارون۔ لطیف اور جبار صاحبان نے نماز مکمل سنائی۔ ایک ننھے بچے نے کلمہ طیبہ سنایا۔ اختتام پر خاکسار نے دعا کرائی۔ تمام سامعین نے آخر تک دلچسپی سے تمام تقاریر سنیں، بہانوں میں سے بعض حضرات کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا اور مناسب لٹریچر۔ اردو انگریزی۔ برمی اور تامل زبانوں میں تقسیم کیا گیا۔

بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کا جلسہ زیر صدارت حمیدہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ اس میں بھی چند غیر از جماعت مستورات نے حصہ لیا۔ تلاوت قرآن فاطمہ بی بی صاحبہ نے۔ نظم منور صاحبہ نے سنائی ان کے بعد سعیدہ بی صاحبہ نے پہلے انگریزی میں اور پھر برمی میں تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ رحمت بی صاحبہ نے تامل میں دو احادیث کا مطلب بیان فرمایا۔ خیر النساء نے پہلے انگریزی میں پھر تامل میں "[illegible]" بیان کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "آہ نادر شاہ کہاں گیا" تفصیل سے بیان کی۔ پھر محمودہ بی صاحبہ نے تامل میں ظہور مسیح موعودؑ کے موضوع پر تقریر کی۔

ان تقاریر کے بعد ناصرات میں سے امتہ الرحمٰن۔ نور جہاں۔ محمودہ اور رفیقہ نے نماز سنائی۔ پروگرام کا یہ حصہ خصوصاً دلچسپی سے سنا گیا۔ اور جو احباب مسجد میں بیٹھے سن رہے تھے ان پر خاص اثر ہوا۔ ایک شیعہ خاتون کے چند سوالوں کا خاکسار نے جواب دیا۔

چونکہ ان دنوں اسکولوں میں ۱۰ دن کی چھٹیاں ایک سلسلۃ آگئی تھیں۔ اس لئے خاکسار نے تحریک کی کہ اگر دوست بچیوں کو صبح اور بعد نماز عصر مسجد میں بھیج دیا کریں۔ تو ان کو نماز مکمل بمعہ ارکان چند چھوٹی سورتیں اور چند احادیث نبویؐ ان کو یاد کرا دی جائیں الحمد للہ کہ بچیوں نے نہایت شوق اس پروگرام میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ اسی طرح ہفتہ واری میٹنگ کے بعد مکرم دیما غنی صاحب کی قیادت میں شیخ داؤد صاحب حسن صاحب اور جبار صاحب نے بچوں کو نماز اور کلمات طیبہ یاد کرانے شروع کئے۔ غنی صاحب۔ قادر صاحب۔ محمود حسین صاحب مبارک محمود صاحب اور سلیمان صاحب نے رمضان سے قبل ایک خصوصی اجلاس بلانے کی تجویز کی۔ اور دعوت طعام کا اہتمام اپنے ذمہ لیا۔ چنانچہ ۲۰ جنوری کی صبح کو نو بجے سے ۱۲ بجے تک یہ عورتوں اور مردوں کا اکٹھا جلسہ منعقد کیا گیا۔ پہلے انصار خدام اور اطفال کا اجلاس ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ تھا۔ چائے کے بعد مستورات کا پروگرام شروع ہوا۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہنے کے بعد یہ نہایت دلچسپ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس جلسہ میں بعض غیر از جماعت دوست آئے۔ ۲ بعد نصف نماز ظہر کے بعد گئے۔ انہوں نے دلچسپی سے پروگرام سنا اور مذہبی معلومات حاصل کرتے رہے۔ انہیں مناسب لٹریچر برمی میں دیا گیا۔

نئے سال کے لٹریچر تامل میں ایک کتابچہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریر

Why I believe in Islam

کا تامل ترجمہ ہے مفتی محمود شلتوت کا [illegible] بیان "احمدی ہمارے مسلمان بھائی ہیں" کا ترجمہ۔ رنگون ہائیکورٹ کا فیصلہ کہ "احمدی مسلمان ہیں" کا ترجمہ شامل ہے اور تیسرا خطاب بجمعیۃ العلماء برما کا ایک حصہ بھی شامل ہے۔ دوسرا کتابچہ برمی میں ہے اس میں بھی حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر اور میرا مضمون شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و احسان سے ہمیں [illegible] سے خدمت دین کی توفیق بخشے۔

واذکروا موتاکم بالخیر

میری والدہ مرحومہ

(از [illegible] والدہ محترمہ سیدہ رضیہ بیگم صاحبہ سونگھڑہ)

میری والدہ کا پورا نام سیدہ مبشرہ خاتون بشریٰ تھا آپ بشریٰ نام سے مشہور تھیں۔ مرحومہ ازبکہ جید عالم حضرت مولوی انعام رسول صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی سید نیاز حسین صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ کی پیدائش ، ربیون ۱۹۰۵ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر ہی والد صاحب مرحوم اور میرے والد صاحب مرحوم سے حاصل کی اور تبلیغ سلسلہ سے خاص شغف رکھتی تھیں۔ غیر احمدی مستورات میں جب بھی احمدیت کا نام تک سننا گوارا نہ تھا انہیں حکمت عملی سے اپنے پاس بٹھا کر پیغام احمدیت پہنچانے میں کامیاب ہو جاتیں۔ دینی چرچا جاری رکھتیں۔ میرے چچا صاحب مرحوم حضرت مولوی عبد الحکیم صاحب امیر جماعت احمدیہ جب گھر آتے تو ان سے بھی دینی مسائل پر گفتگو کرتیں۔ بسا اوقات آپ میری والدہ مرحومہ کے دینی معلومات پر حیرت اور خوشی کا اظہار فرماتے۔ مرحومہ نہایت صاف گو۔ راستباز اور با اخلاق و ہمدرد تھیں۔ اگرچہ زندگی کا بیشتر حصہ بیماری میں گذرا مگر ہمت اور خلوص کے ساتھ تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ دین کے علاوہ دنیاوی معاملات میں لوگ مرحومہ سے مشورہ طلب کرتے اور قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتے اور عمل کرتے۔ مرحومہ کو بعض امراض کے علاج کا خاص تجربہ تھا۔ پھپھولا اور چھوٹے بچوں کے امراض کی خاص ماہر تھیں۔ دور دور سے لوگ آتے اور فائدہ اٹھاتے۔ اوائل عمر میں مرحومہ کے بطن سے آٹھ بچے ہوئے جو یکے بعد دیگرے فوت ہوتے گئے۔ جن کا کافی صدمہ رہا ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ پر اپنی مرحومہ والدہ کے ہمراہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی ساری کیفیت بیان کر کے دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ نے ساری بات غور سے سنی اس وقت قبلہ رخ ہو کر دعا فرمائی اور فرمایا کہ "جاؤ انشاء اللہ تعالیٰ" تمہارے ہاں جلد ہی بچہ ہوگا۔ دعاؤں کے طفیل خاکسار پیدا ہوا۔ پھر ایک بہن ایک بھائی پیدا ہوئے۔ الحمد للہ۔ میری والدہ کی آرزو تھی کہ ان کا رشتہ ایسے لڑکے سے کروں گی جو واقف زندگی اور خادم دین ہو۔ سو خدا تعالیٰ نے آپ کی یہ خواہش بھی پوری کی۔ میری نسبت اپنے ہمشیرہ زادہ مکرم مولوی سید فضل صاحب واقف زندگی سے میری مناسبت ہوگئی اور پھر آپ نے اپنی زندگی میں نواسے اور نواسیاں بھی دیکھیں۔ اس کے علاوہ دونوں بچے غیر شادی شدہ ہیں اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مرحومہ بچپن سے ہی صوم و صلوٰۃ کی بڑی پابند تھیں شریعت اور احکام اسلام نیز نظام سلسلہ کی پابند تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف بدرجہ اتم موجود تھا۔ خاص صفات رکھتی تھیں۔ مبلغین سلسلہ کی آمد پر بہت خوش ہوتیں۔ حتی المقدور ان کی خدمت بجا لاتیں۔ محترم مولوی [illegible] صاحب فاضل جب بھی اپنے ددھیال میں تشریف لاتے ان کے اہل و عیال کا اپنے گھر میں [illegible]

و بچوں کے ہاں خانے پر مہمان نوازی اور خدمات کا خاص انتظام فرماتیں۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی سلیم صاحب بھی مرحومہ کے گہرے محبت اور ہمدردی سے پیش آتیں ۱۸ جنوری ۱۹۶۳ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر ۵۸ سال وفات پا [illegible]

ایک روایت پر تنقید اور اسکی حقیقت

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

اخبار بدر مورخہ ۲۲/۲ء میں اخبار الفضل ربوہ ۲۲/۳ سے سیدہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک نوٹ بعنوان "ایک روایت — ایک امانت" نقل کیا گیا تھا۔ خلافت المسیح کے منکر کی حیثیت سے ایک شخص نے اخبار پیغام صلح میں اس روایت پر تنقید کی ہے۔ اس تنقید کی حقیقت کو معاصر الفضل نے بڑے ہی عمدہ اور مدلل پیرایہ میں واضح کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی طرف سے ہمیں بھی ایک جامع نوٹ موصول ہوا ہے جسے ذیل میں حضرت موصوف کے شکریہ کے درج کیا جاتا ہے:- (ایڈیٹر)

"حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت ام المومنین کی روایت متعلق خلافت محمود میں کوئی اختلاف نہیں چہ جائیکہ زمین و آسمان کا فرق ہو جو شیخ مصری کو نظر آیا ہے۔ اول تو مقام گفتگو میں اختلاف دکھلایا گیا ہے جو بالکل غلط فہمی یا مغالطہ ہے کیونکہ ام المومنین کی روایت میں بھی میاں بشیر احمد صاحب کے صحن میں گفتگو کا ذکر ہے۔ اور سیدہ مبارکہ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ دار البرکات کے صحن کی جانب آئے اور ارشاد فرمایا۔

شیخ صاحب کو بھول گیا یا عمداً لکھا ہے کہ مقام گفتگو میں اختلاف روایت کے غلط ہونے کا ثبوت ہے۔ حالانکہ دار البرکات اور میاں بشیر احمدؓ کے اولین مکان کا صحن ایک ہی مقام ہے۔ مسجد اقصیٰ کو جاتے ہوئے بالا خانہ کی دیوار پر دار البرکات لکھا ہوا اگلی سے صاف نظر آتا ہے"۔

دوم جب بات کی سمجھ شیخ صاحب کو ہے یعنی حضرت محمود کی جانشینی کے بارے میں ظاہر ہے کہ یہ دونوں روایات میں موجود ہے جس سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام پر انکشاف ہو چکا تھا۔ سوا اس پر حضرت ام المومنین حضور کی رفیقہ زندگی نے جواب دیا کہ جو مناسب سمجھیں اس پر آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنے وقت پر ظاہر ہو جائے گا۔ یہ "مناسب سمجھیں" یہ حضور کے اپنے ارادے کا اظہار ہے اور یہ اختلاف نہیں بلکہ تائید ہے اور تصریح۔ چنانچہ اس پر عملدرآمد ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کا منشاء اپنے وقت پر ظاہر ہو گیا۔ جو ارشاد سیدہ مبارکہ کی روایت میں زائد ہے وہ شیخ صاحب داعوانہ کے مشرب کے خلاف نہیں پس اس کی تردید نہیں کر سکتے نہ غلط قرار دے سکتے ہیں۔ کیونکہ واقعات نے مشیت ایزدی کی تصدیق کی اور مصلح الموعود اعنی حامد خلیفہ اور جانشین اسی وقت ہو گئے اور لیمکنن لھم دینھم کے مطابق آپ کی خلافت کو استحکام حاصل ہوا۔ اور سب سے بڑا نشان اس کی صداقت کا جو یہ تھا کہ قوم کی شہرت اور تبلیغ کناف عالم میں پہنچاؤں گا۔ وہ سب دیکھ رہے ہیں۔ کہ چار سو سے نام نہاد احمدیت کے مراکز اور مساجد پر آفتاب غروب نہیں ہوتا ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؎ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مجھے افسوس ہے کہ شیخ صاحب نے محترمہ اور مرحومہ مغفورہ کے الفاظ میں جو دلی غیبال کو چھپانا چاہا تھا "وہ کھیل کود" اور "لاابالی پن" کی تہمت سے ظاہر ہے۔ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔ ایک صحابیؓ دوازدہ سالہ کی روایات کی تسلیم اور یا آیت افعل مانسؤمر سے بچپن کی ذہانت وصلاحت پر روشنی پڑتی ہے بشرطیکہ نقادہ نگاہ منتقین حق ہو۔

اکمل عفی عنہ ربوہ

موصی حضرات توجہ فرمائیں

جملہ موصی صاحبان کی خدمت میں دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں جنہیں پُر کر کے وسط مئی تک دفتر ہذا میں واپس بھجوانا ضروری ہے۔ تمام موصیوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد فارم واپس ارسال فرمائیں تاکہ ان کے سالانہ حسابات صحت اندازہ ان کی خدمت میں ارسال کئے جا سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

مالی سال کے اختتام پر احباب جماعت کا

فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں چند روز باقی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ کے بقایا چندہ جات کی سو فی صدی ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں اور عہدیداران مال کا فرض ہے کہ تمام وصول شدہ چندوں کی رقوم ۱۵ر اپریل سے قبل مرکز میں بھجوا دیں تاکہ ۳۰ اپریل تک داخل خزانہ ہو کر متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ر اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ ہو سکی۔ تو وہ اگلے مالی سال میں محسوب ہو گی۔ اور اس اصول طریق کے مطابق جماعت کے ذمہ اس سال کا بقایا رہ جائے گا۔

لہٰذا اس آخری ہفتہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدو جہد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات پورا نہیں ہوا۔ بلکہ بعض جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سال کے بقایا کی معقول رقوم بھی تا حال قابل وصول ہیں۔ جس کی وجہ سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ منفی پوزیشن میں جا رہا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ چندے بڑھیں۔ اور تبلیغ اسلام میں وقت پیدا نہ ہو۔ اس لئے ضرورت ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے بقایا کی وصولی پر پورا زور دیا جائے۔

بقایا کی ادائیگی اور بجٹ کو پورا کرنے کے متعلق سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ ارشادات احباب جماعت کی خصوصی توجہ اور عملی اطاعت کے لئے درج ذیل ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں . . . . . وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔

نیز فرمایا:-

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں ہمارے بجٹ کی کمی میں بڑا دخل ان نادہندوں کا ہے جو سلسلہ میں شامل ہونے کے باوجود اخلاص کی کمی کی وجہ سے مالی قربانیوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مقررہ شرح کے مطابق چندہ نہیں دیتے۔ یا بقایا کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں۔ ان کی غفلت بھی سلسلہ کے لئے نقصان کا موجب ہو رہی ہے۔ پس میں تمام امراء اور سیکرٹریان جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں روحانی اور تربیتی اصلاح کے ساتھ ساتھ نادہندوں اور شرح سے کم چندہ دینے والوں کے بارہ میں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے تاکہ ان میں بھی قربانی کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بھی اپنے دوسرے بھائیوں کے دوش بدوش اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے ثواب میں شریک ہو سکیں۔"

پس جملہ احباب جماعت اور عہدیداران مال سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے فرائض کو سمجھیں۔ اور بقایا کی سو فی صدی وصولی کے لئے عملی توجہ فرمائیں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت اور عہدیداران کو مالی قربانی کے میدان میں اپنے قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے اور اس امر کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے والے ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو اس بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان کو اس سے مطلع کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

نمبر ۱۳۳۸۹ میں C.P.Kutty ولد A.P.M. Usman Kutty قوم موپلا پیشہ تاجر عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت 4 Oct. 63 ساکن Hassan ڈاکخانہ Tellicherry ضلع Cannanore صوبہ Kerala بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مارچ ۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا سرمایہ بطور تجارتی راس المال -/۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے۔ میرا گزارہ تجارت کی آمد پر ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد A.P.M. Usman Kutty
Merchant
Pallerimukk Tellicherry
(Kerala)

گواہ شد M. Kunhamu
Melekandy
Moorkath Road
(Kerala)

گواہ شد K. [illegible] Ali
Valiyaath
Kayatt Road
Tellicherry
(Kerala)

نمبر ۱۳۳۹۰ میں نذیرہ بیگم بنت میاں عبدالرحیم صاحب سندھی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں نصرت گرلز سکول میں بطور کلرک کے کام کر رہی ہوں۔ اس وقت مجھ کو اسی روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جو جائیداد بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم ۱۲/۳/۶۴

الامتہ نذیرہ بیگم بقلم خود ۱۱/۳/۶۴

گواہ شد عبدالرحیم والد موصیہ

گواہ شد عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان

نمبر ۱۳۳۹۱ میں سکینہ بیگم زوجہ گیانی عبداللطیف صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے بذمہ خاوند اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں (۲) میری اس وقت متفرق آمد سالانہ مبلغ -/۵۰ روپے ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

المرقوم۔ قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹ قادیان ۷/۴/۶۴۔

الامتہ سکینہ بیگم

گیانی عبداللطیف خاوند موصیہ

مینیجر اخبار بدر قادیان ۷/۴/۶۴ — امیہ گیانی عبداللطیف صاحب درویش قادیان

نمبر ۱۳۳۹۲ میں انیسہ خاتون زوجہ نذیر احمد صاحب شیلر۔ قوم شیخ پیشہ امور خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ مشرقی پنجاب بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری جائیداد صرف حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے کہ جو کہ تا حال میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کا ۱/۸ حصہ یعنی مبلغ -/۳۷ روپے صرف اپنی وصیت کے سلسلہ میں ادا کرونگی۔ اس کے علاوہ بھی جو جائیداد پیدا کروں اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ المرقوم و گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹ قادیان ۴/۴/۶۴

الامتہ

انیسہ خاتون اہلیہ نذیر احمد شیلر قادیان۔ ۱۱-۴-۶۴

گواہ شد نذیر احمد شیلر خاوند موصیہ درویش قادیان وصیت نمبر ۱۱۸۱

گواہ شد فیض احمد گجراتی درویش قادیان موصی نمبر ۱۰۸۸۶

عید فنڈ

عید الاضحی کی تقریب سعید پر تمام جماعتوں کے مقامی عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ عید فنڈ کی وصولی کا باقاعدہ اہتمام کریں۔ یہ چندہ دراصل خوشی کا صدقہ ہے تاکہ عید کی تقریبات میں دین اسلام کی ضروریات مدنظر رہیں کیونکہ اسلام آج نہایت ہی کمزور حالت میں ہے اور جماعت احمدیہ نے احباب کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے کہ دین اسلام کو دوبارہ سرفراز کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور ہر حالت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

اس لئے احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ عید کی خوشی میں اس چندہ کو بھی مدنظر رکھیں اور کوئی کمانے والا ایسا نہ رہے جو اس میں حصہ نہ لے۔ اور جن کو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ اس میں مقررہ حد سے زیادہ رقم دے کر ثواب حاصل کریں۔ یاد رہے کہ یہ چندہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اور حضرت اقدس کے زمانہ مبارک سے ہی ہر کمانے والے کے لئے اس چندہ کی شرح ایک روپیہ مقرر ہے۔

اس مد میں موصول ہونے والی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں اس لئے جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ عید فنڈ کی ساری رقوم مرکز قادیان میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

دفتر بدر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دینے کے علاوہ پتہ بھی خوشخط لکھا کریں۔

(مینیجر بدر)

خبریں

بمبئی ۲۰ر اپریل۔ بھارت کے وزیر تعلیم مسٹر ایم سی چھاگلہ نے آج یہاں کہا۔ کہ پاکستان اور چین کے ساتھ کوئی بھی سمجھوتہ بھارت کے وقار کو برقرار رکھ کر کیا جانا چاہیئے۔ چونکہ بھارت پُرامن اور باعزت حل کے اصول کا پابند ہے۔ اس لئے وہ چین اور پاکستان کے موجودہ رویہ کے جاری رہنے کی صورت میں ان کے ساتھ بات چیت شروع کرنا مشکل پا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اگر کشمیر پاکستان کو دے دیا جائے تو بھارت کے پاکستان کے ساتھ جھگڑے ختم ہو جائیں گے یہ محض خوش فہمی ہے۔ بھارت کے جھگڑے کشمیر کے ساتھ ختم نہ ہوں گے بلکہ اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک پاکستان میں یہی نظام حکومت رہے گا جو اس وقت ہے۔ بھارت پاکستان میں تعلقات میں کشمیر بیماری نہیں بلکہ بیماری کی علامت ہے جب تک پاکستان مذہبی مملکت رہے گا تب تک اس کا سیکولر بھارت سے جھگڑا ہوتا رہے گا۔

سرینگر ۲۰ر اپریل۔ پردھان منتری شری نہرو کے ساتھ بات چیت کے لئے مرزا افضل بیگ بھی ۲۹ر اپریل کو شیخ عبداللہ کے ساتھ دہلی جائیں گے۔ افضل بیگ نے آج اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ نہیں جانتے کہ دہلی میں بات کس نوعیت کی ہوگی۔ لیکن وہ یہ سمجھا جائیں گے کہ گذشتہ گیارہ سالوں کے دوران حالات کتنے تبدیل ہو گئے ہیں۔

لندن ۲۰ر اپریل۔ آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ کمیونسٹ چین کی توسیع پسندانہ ذہنیت نے اب روسی علاقہ پر قلم کھلا حق جتانا شروع کر دیا ہے اور اس کا تازہ ترین نشانہ روس کی مشہور بندرگاہ ولاڈی ووسٹک کو بنایا گیا ہے۔ ایک چینی نقشہ میں جو حال ہی میں شائع ہوا ہے روس کی مشرق بعید کی اس بندرگاہ ولاڈی ووسٹک کو چین کا حصہ ظاہر کیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ر اپریل۔ یہاں معتبر ذرائع سے پہنچنے والی اطلاعات کے مطابق چینی حکام نیفا سرحد کے ساتھ ملنے والے وسیع علاقوں میں چینیوں کو آباد کر رہے ہیں۔ اندرونی علاقوں سے چینیوں کو سرحد پر بسنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ اور وہ میکموہن لائن کے ساتھ والے علاقوں میں آباد ہو رہے ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد تبت کے دور دراز علاقوں پر چین کی گرفت مضبوط بنانا۔ بھارت کی طرف سے تبت میں گھسنے کے امکانات کو ختم کرنا اور بوقت ضرورت جارحانہ کارروائی کے لئے اڈہ مہیا کرنا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ر اپریل۔ کشمیر کے وزیراعلیٰ مسٹر غلام محمد صادق نے آج پردھان منتری شری نہرو کے ساتھ دوسری بار ملاقات کی۔ اور شیخ عبداللہ کی حالیہ تقاریر کے متعلق بات چیت کی۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کی طرف سے رائے شماری کے مطالبہ یا کسی تبادل پیش پر غور کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ ہم نے جو پوزیشن اختیار کر رکھی ہے اس سے دوسری کوئی بہتر نہیں۔ مسٹر صادق نے کل شری لال بہادر شاستری منتری شری گلزاری لال نندہ اور شری وائی بی چوان کے ساتھ بھی الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ پتہ چلا ہے کہ انہوں نے مرکزی وزیروں کو بتایا کہ کشمیر میں رائے شماری کا نعرہ لگانے والوں کی تعداد زیادہ نہیں۔ شیخ عبداللہ کی رہائی سے ان کی آواز کچھ بلند تو ہوگئی ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے کوئی خطرہ پیدا نہیں ہوا۔

وینٹیان ۲۰ر اپریل۔ لاؤس کے وزیراعظم شری سوانا پھوما کی حکومت کا تختہ الٹ دینے کے بعد انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اب تازہ اطلاع یہ ہے کہ انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے لاؤس کی صورت حال پر تشویش ظاہر کی ہے۔

سنگاپور ۲۰ر اپریل۔ سنگاپور کی پولیس نے بیان کیا ہے۔ کہ حال ہی میں سنگاپور میں جو بم دھماکے ہوئے ہیں ان کے سلسلے میں اس نے ۵ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جو کہ انڈونیشی باشندے بتائے جاتے ہیں۔ پولیس نے ان کے قبضہ سے ۳ بم بھی برآمد کئے ہیں۔ پولیس کے بیان کے مطابق ایک شخص کو اس وقت گرفتار کیا گیا جبکہ وہ ایک قریبی بارک میں بم کا دھماکہ کرنے جا رہا تھا۔ گرفتار شدہ شخص نے بیان کیا کہ اسے انڈونیشیا کے فوجی افسروں نے فی دھماکہ ایک سو ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ر اپریل۔ بھارت سرکار نے اب تک اس خبر کی تصدیق نہیں کی کہ چینی فوجیں بھوٹان کے کچھ علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ البتہ بھارت سرکار نے پارلیمنٹ میں دیئے گئے ہوم منسٹر کے اس بیان کا پھر سے ذکر فرمایا کہ حال ہی میں سرحد کے ساتھ ساتھ چینی فوجوں کی تعداد پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔

مصیبت زدہ افراد کی امداد کا وقت

اور

احباب جماعت کی ذمہ واری

منجانب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ بنگال۔ بہار اور اڑیسہ کے فسادات میں احمدی افراد کے لئے جس قسم کی امداد ہو سکے۔ خواہ وہ نئے پرانے کپڑے کی شکل میں ہو یا نقد اور دواؤں کی صورت میں۔ ہر قسم کی امداد مندرجہ ذیل پتوں پر ارسال فرمائیں۔

۱۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ و امیر جماعت احمدیہ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۷

۲۔ محمد احمد صاحب معرفت اظہار الحق صاحب ریلیف کیمپ ۱۰۴ – ۱۰۵ بلاک Dadhukdhi جمشید پور بہار

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے مرکزی فنڈ سے مبلغ -/۲۰۰ روپے احمدی احباب کے لئے مولوی بشیر احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ کو بغرض تقسیم بھجوائے گئے ہیں۔ احباب جماعت اپنے بھائیوں کی امداد کے لئے جلد سے جلد نقد رقوم اور اشیاء مندرجہ بالا پتوں پر ارسال کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور اجر کے مستحق بنیں۔ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کو اس کی توفیق دے اور حالات کو سازگار بنائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

پیغام اجتماعیت

(بقیہ صفحہ ۲)

جو اپنے اندر یک پیغام اجتماعیت رکھتی ہے۔ کیا تم نے اپنے روحانی کانوں کو کھول کر اس پیغام کو سنا ہے۔ کیا تم نے روح حج کو اپنے دلوں میں بسایا ہے؟ کیا تم نے لبیک اللھم لبیک کے ورد کو اپنے دم واپسیں تک اپنی روح کی گہرائیوں میں اتار لیا ہے۔ اور کیا تم اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے سامنے لبیک علیم کہتے ہوئے زندگی بھر اپنا سر تسلیم خم کرتے رہو گے؟

اگر ایسا ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو تو ہم رشک بھری نگاہوں سے آپ کو دیکھتے ہوئے خلوص دل کے ساتھ آپ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور آپ میں سے جو افسر ادیہ نظریہ سے کر نہیں گئے تھے اور یہ پیغام سن کر واپس نہیں آئے ان کے مستقبل کے لئے ان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔!

(ف۔ ا۔ گ)

جالندھر ۲۰ر اپریل۔ گذشتہ روز امرتسر اور جالندھر کے درمیان مختلف ریلوے سٹیشنوں پر ریلوے مجسٹریٹ کی نگرانی میں ریلوے کے ٹکٹ چیکروں کی ایک پارٹی نے ریل گاڑیوں پر چھاپے مار کر ایک سو کے قریب ایسے مسافروں کو گرفتار کیا ہے جو کہ بغیر ٹکٹ سفر کر رہے تھے۔ ریلوے مجسٹریٹ نے موقع پر سرسری سماعت کے بعد کرایہ کے علاوہ پانچ روپے سے لیکر ۳۰ روپے تک جرمانہ کیا۔ جو مسافر کرایہ اور جرمانہ ادا نہیں کر سکے انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بغیر ٹکٹ سفر کرنے والوں میں کچھ سرکاری ملازم اور کالج سٹوڈنٹ بھی تھے۔